Quarterly Research Journal of Arabic
ALOROOBA
العروبة
ISSN (Print): 2710-5172
ISSN (Online): 2710-5180

Volume: 4 **Issue**: 2 (April – June 2023)
Alorooba Research Journal
ISSN (Print): 2710-5172 **ISSN (Online):** 2710-5180
HJRS: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1021427#journal_result
Issue URL: https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/issue/view/11
Article URL: https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/article/view/77

Title:

تصور ملائکہ الہامی مذاہب کی روشنی میں

The Concept of Angels in Revealed Religions

Authors:

Dr. Asma Aziz
Assistant Professor of Islamic Studies
G.C. Women University, Faisalabad
E-mail: asmaaziz@gcwuf.edu.pk
ORCID: https://orcid.org/0000-0002-2599-8757

Sundas Saeed
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies
G.C. Women University, Faisalabad
E-mail: alvisundas@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0009-0007-5124-9753

Indexation:
ISSN, DRJI, Euro Pub, Academia, Google Scholar, Asian Research Index, Index Copernicus International, index of urdu journals.

Citation: Dr. Asma Aziz, & Sundas Saeed. (2023). The Concept of Angels in Reveled Religions: تصور ملائکہ الہامی مذاہب کی روشنی میں. Alorooba Research Journal, 4(2), 159–176. Retrieved from https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/article/view/77

Published: 2023-06-30
Publisher: Alorooba Academic Services SMC-Private Limited Islamabad- Pakistan

تصور ملائکہ الہامی مذاہب کی روشنی میں

The Concept of Angels in Revealed Religions

Dr. Asma Aziz

Assistant Professor of Islamic Studies
G.C. Women University, Faisalabad
E-mail: asmaaziz@gcwuf.edu.pk ORCID: https://orcid.org/0000-0002-2599-8757

Sundas Saeed

M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies
G.C. Women University, Faisalabad
E-mail: alvisundas@gmail.com ORCID: https://orcid.org/0009-0007-5124-9753

Abstract

Angels are spiritual beings that have been encountered and depicted in various forms throughout history. They can be found in religious documents such as Judaism, Islam, and Christianity, as well as in post-Christian spirituality. Angels are considered mediators, protectors and messengers in various religions and play an important role in various events and stories. There are various theories about the nature of angels, but some believe that they are purely spiritual beings with no physical structure. The concept of angels continues to fascinate people, bringing comfort, inspiration, and a deeper understanding of human existence. Angels have played an important role in all major religions. The article examines different aspects of angels, including their function as messengers and their presence in different cultures, and compares Islamic thinking with that of Judaism, Christianity, and other religious traditions.

Keywords: *Islam, Christianity, Judaism, Angels.*

ملائکہ نوری مخلوق اور وجود خارجی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی پیدائش سے پہلے ہی دیگر مخلوقات کو مسخر کررکھا تھا، جس میں ملائکہ، شمس و قمر، زمین و آسمان، پہاڑ، سمندر اور دریا، ہر چیز انسان کی ضرورت کے مطابق کام دیتی ہے۔ ان تمام مخلوقات سے کام لینا اور انکا نظام سنبھالنے کے لیے اللہ نے ملائکہ کو چنا، جو اللہ کی عبادت و بندگی کے ساتھ یہ امور سرانجام دے رہے ہیں۔ ایمانیات میں سے ملائکہ پر ایمان لانا بھی اہم عقیدہ ہے۔ اسلام میں ملائکہ کے کردار اور ذمہ داریاں واضح بیان کی گئی ہیں پھر بھی ان کے وجود کا انکار کرنے والے موجود ہیں۔ تینوں الہامی مذاہب میں اور انکی کتب میں ملائکہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

1۔ ملائکہ کا معنی و مفہوم

لغوی معنی:

i. ملائکہ ''ملائک'' کی جمع ہے۔ اس سے مفاعل کے وزن پر ملائک، جیسے مطلع کی جمع مطالع آتی ہے۔ ملائک کے بعد ''ۃ'' تانیث جمع کی وجہ سے آئی ہے۔ اسکا واحد ''ملک'' آتی ہے اور اس کا مادہ ''ألک'' ہے۔ جس کے معنی اس نے بھیجا کے ہیں۔ [(1)]

ii. قزازؒ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ "اَلْوَکَة" سے مشتق ہے اس کے معنی رسالت یعنی پیغام رسانی کے آتے ہیں چونکہ یہ مخلوق اللہ تعالیٰ کے پیغامات اس کے مقبول اور مقرب بندوں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔اسی وجہ سے اسے "ملائکہ" کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔اس صورت میں اس کی اصل ''لاک'' ہوگی۔(2)

iii. ایک قول یہ ہے کہ یہ ''ملک''بفتح المیم وسکون اللام سے ماخذ ہے، جس کے معنی مضبوطی سے پکڑنا ہے۔(3)

اصطلاحی معنی:

i. قرآن کریم سے ملائکہ کی تعریف:

صاحب عقل وشعور اور خدا کے محترم بندے ہیں جیسے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُونَ ۝٢٦﴾.(٤)

(وہ فرشتے اللہ کے معزز بندے ہیں)۔

ii. حدیث نبوی ﷺ سے تعریف:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ – وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ – كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ".(٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت اُن سے دریافت فرماتا ہے- حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے- تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے اُنہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

iii. ملک کے اصل معنی عربی میں پیامبر کے ہیں۔ لفظی ترجمہ اسکا فرشتہ یا فرستادہ ہے۔یہ شخصیت رکھنے والی ہستیاں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنی عظیم الشان سلطنت کی تدبیر اور انتظام میں کام لیتے ہیں۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ سلطنت الٰہی کے اہل کار ہیں جو اللہ کے احکام کو نافذ فرماتے ہیں۔(6)

iv. ملائکہ نوری مخلوق ہے، وجود خارجی رکھتے ہیں، عادۃ انسان کو دکھائی نہیں دیتے، حسب ضرورت مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں، ان کے مسکن اور ٹھکانے آسمانوں میں ہیں۔

علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"أجسام لطيفة هوائية، تقدر على التشكّل بأشكال مختلفة، مسكنها السماوات".(٧)

(ملائکہ وہ لطیف نورانی اجسام ہیں جنہیں (اپنی لطافت ونورانیت کے باعث) مختلف شکلیں بدلنے پر قدرت حاصل ہوتی ہے، ان کا ٹھکانہ آسمانوں پر ہے)۔

v. ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"إنَّ اسمَ المَلائكةِ والمَلَكِ يتضمَّنُ أنَّهم رُسُلُ اللهِ، كما قال تعالى: ﴿جَاعِلِ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ رُسُلًا﴾، وكما قال: ﴿وَٱلْمُرْسَلَـٰتِ عُرْفًا﴾؛ فالمَلائِكةُ رُسُلُ اللهِ في تنفيذِ أَمْرِه الكونيّ الذي يُدَبّرُ به السَّموات والأرضَ... وأمْرِه الدّينيّ الذي تَنزِلُ به المَلائِكةُ".(٨)

(بلاشبہ ملائکہ اور ملک کے نام کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کے رسول ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس نے فرشتوں کو قاصد بنایا، اور جیسا کہ اس نے کہا: اور رسول اپنی مرضی کے مطابق؛ پس فرشتے اللہ کے قاصد ہیں ان تکوینی امور کو انجام دینے میں جنکی تدبیر اللہ آسمانوں و زمین میں کرتے ہیں، اور اس کے دینی امور کے قاصد بھی ہوتے ہیں جنہیں فرشتے اپنے ساتھ لے کر اترتے ہیں۔

vi. امام جرجانیؒ فرماتے ہیں:

"المَلَكُ: جِسمٌ لطيفٌ نُورانيٌّ، يتشَكّلُ بأشكالٍ مُختَلِفةٍ".(٩)

(الملک: لطیف اور نورانی جسم والا، مختلف شکلیں اختیار کرنے کی قدرت رکھتا ہے)۔

vii. امام آلوسیؒ فرماتے ہیں:

"اختلف النَّاسُ في حقيقتِها بعد اتِّفاقِهم على أنَّها موجودةٌ سمعًا أو عقلًا، فذهب أكثَرُ المسلِمين إلى أنها أجسامٌ نورانيَّةٌ، وقيل: هوائيَّةٌ قادِرةٌ على التشَكُّلِ والظُّهورِ بأشكالٍ مختَلِفةٍ بإذنِ اللهِ تعالى".(١٠)

(لوگوں نے ان کی حقیقت میں اختلاف کیا جب وہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ وہ سماعت یا عقل سے موجود ہیں، لہذا اکثر مسلمان اس بات کی طرف گئے کہ یہ نورانی جسم والے ہیں، اور بعض نے کہا: وہ ایک ہوائی یا خلائی مخلوق ہیں جو اللہ کے حکم سے مختلف شکلوں میں بدلنے اور ظاہر ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے)۔

2۔ تصور ملائکہ از روئے الہامی مذاہب:

2.1۔ یہودیت میں ملائکہ:

یہودیت کے ہاں عبرانی اور یونانی زبان میں اس سے مراد "قاصد" کے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ملائکہ نے یہ نام اپنے اعمال کی وجہ سے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مکلف بنایا ہے وہ قاصد ہیں اور اللہ کے ارادوں کو پورا کرنے والے ہیں۔(11)

انھوں نے اس بات سے دلیل پکڑی ہے کہ:

"اللہ وہ ہے جس نے آسمان کو بنایا اور پکڑا مجھے میرے باپ کے گھر سے اور میری ولادت کے شہر سے۔اور وہ ذات جس نے مجھ سے کلام کیا اور وہ ذات ہے جس نے مجھ سے قائل ہونے کی قسم لی کہ ہم دیں گے آپ کو یہ زمین اور پکڑلے گا اپنے بیٹے کی بیوی کو یہاں سے اور بھیجیں گے اپنے فرشتوں کو"۔(12)

یہودیت میں ملائکہ کی اصطلاحی تعریف جو کہ معنوی اور وسیع ہونے کے اعتبار سے ہو بہت اضطراب ہے۔ان کی سوچ میں ملائکہ کی ماہیت اور اعمال کے اعتبار سے بہت اضطراب ہے۔وہ بھی اسے انسان کے ساتھ ملاتے ہیں شادی ہونے کے اعتبار سے اور تناسل کے اعتبار سے اور کبھی وہ اسے فساد نہ برپا کرنے والوں میں شامل کرتے ہیں۔

In Jews Encyclopedia:

''ملائکہ مرکب ہیں ایسی جنس خاص سے ان میں سے بعض، بعض کے ساتھ تناسل نہیں کرتے جیسا کہ انسانیت میں نسل کشی چلتی ہے۔وہ جسم رکھتے ہیں لیکن اپنی نسل کو آگے نہیں بڑھا سکتے۔وہ شادی نہیں کرتے وہ تبدیل ہونے کے قابل نہیں، نہ ہی فساد کے قابل ہیں اور نہ ہی موت کے قابل ہیں وہ روحانی مخلوق ہیں''(13)

''ملائکہ ایسی روحانی شخصیات ہیں جو عقل بھی رکھتے ہیں سوچ وبچار اور شعور بھی رکھتے ہیں اور ارادے کے اعتبار سے بھی آزاد ہیں۔''(14)

''قاموس الکتاب''میں وارد ہوا ہے:

''ملائکہ پیدا کیے گئے رب تعالیٰ کے ارادے کو پورا کرنے کے لیے۔''(15)

کبھی فرشتوں کو پیدائش، قوت اور ارادے کے اعتبار سے انسان کے ساتھ ملایا ہے اور ملائکہ کو سمجھنے میں ان کے ہاں کوئی اور صورت واضح نہیں ہوئی۔

یہودیت میں ملائکہ کی تعداد:

فرشتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے کوئی بندہ شمار نہیں کر سکتا۔اللہ تعالیٰ کے تمام امور میں وہ انتظام کرتے ہیں اور اللہ کے کاموں اور ان کی تعداد کا کوئی علم نہیں ہے۔اور یہ اللہ کے تمام مجموعات اعلیٰ اور کم مراتب میں درج ہیں ان کی تعداد کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔(16)

''خدا کے رتھ میں ہزار بلکہ ہزارہاں ہیں۔خداوند جیسے کوہ سینا میں ویسا ہی ان کے ہاں مقدس میں ہے''(17)

سفر دانیال میں ہے:

''اس کے حضور سے ایک آتشی دریا جاری تھا ہزاروں ہزار اس کی خدمت میں حاضر تھے اور لاکھوں لاکھ اس کے حضور کھڑے تھے۔ عدالت ہو رہی تھی اور کتابیں کھلی تھیں۔''[18]

سفر اخنوع میں ہے کہ:

''میں نے ملائکہ کو دیکھا وہ شمار میں نہیں آسکتے میں نے احاطہ کر لیا ہے اس محل کا ہزاروں تھے اور ملین کے ملین تھے''[19]

تالمود میں ملائکہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اول وہ ملائکہ جن پر موت طاری نہیں ہوتی اور یہ ملائکہ دن میں پیدا کیے گئے ہیں۔ دوسرے وہ ملائکہ جن پر موت طاری ہوتی ہے، پھر انکی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ فرشتے ہیں جو پانچویں دن پیدا ہوتے ہیں اور جتنی اللہ نے ان کی زندگی لکھی ہے طویل عمر گزارنے کے بعد مر جاتے ہیں۔

(۲) وہ فرشتے جو اپنی پیدائش کے دن مرتے ہیں بعد اس کے کہ اللہ نے ان کو پیدا کیا ہے جو اللہ کی تسبیحات کرتے ہیں۔ یہ وہ مخلوق ہے جو اللہ نے آگ سے پیدا کی اور ان کے بہت بڑے لشکر کو اپنی چھوٹی انگلی کا اشارہ کر کے جلا دیا۔

یہودیت میں ملائکہ کے سرداروں کے نام:

پہلے سردار میکائیل: عبرانی زبان میں اس کے لغوی معنی جو اللہ کے مثل ہو۔

اصطلاحی معنوں میں وہ فرشتوں کے سرداروں میں سے ایک ہیں۔ میکائیل سردار ہیں ریاست عامہ کے اور ان کے علاوہ دوسرے فرشتے ہیں ان کی ریاست خاصہ ہے۔

دوسرے سردار جبرائیل: اس کے لغوی معنی ہیں اللہ کا بندہ' اور بعض روایات میں ہے کہ وہ عظیم ہیں اور جبار ہیں۔

''قاموس الکتاب'' میں ہے کہ:

''جبرائیل'' کے معنی ہیں ذات کے اعتبار سے جبار ہیں اور بعض نے روایت کیا ہے کہ جبرائیل "خود اللہ کی ذات ہیں"۔[20]

تیسرے سردار میتاترون: یہ عرش عظیم میں مقرب فرشتوں میں سے ایک ہیں اور اللہ نے ان کو خاص کاموں کے لیے خاص کیا ہے۔ یہ خدمت کرنے والے فرشتوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ یہ رحمت کے فرشتوں میں سے ایک ہیں جو یہود کی نماز کو عرش عظیم کے آگے لے جاتے ہیں اور وہاں پیش کرتے ہیں۔[21]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ملائکہ کے متعلق یہودیت میں جو تصور پایا جاتا ہے اسکو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱: فرشتے خدا کے مقدس بیٹے ہیں۔

۲: فرشتے انسانوں سے افضل ہیں۔

چنانچہ زبور میں فرشتوں کو لشکر خداوندی'' اور کتاب پیدائش میں ''مشیران خدا'' قرار دیا گیا ہے جبکہ کتاب اعداد اور سموئیل دوم میں فرشتوں کی صفات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فرشتے خدا کی مرضی سے چلتے ہیں، اس کے حکم کو نافذ کرتے ہیں اور خدا کی مرضی انسان پر ظاہر کرتے ہیں۔ کتاب پیدائش کے ہی مطالعے سے فرشتوں کا ایک اور رخ بھی واضح ہوتا ہے جس کے مطابق فرشتوں کی ایک جماعت گنہگار ہو گئی تھی جس کی وجہ سے وہ انسانوں سے بھی اونی ہو گئے۔ اس تناظر میں یہودی بعض فرشتوں کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں مثلاً حضرت جبرائیل کو اپنا دشمن قرار دیتے ہیں۔

لہذا یہودیت میں ملائکہ کی کوئی صریح تعریف نہیں ملتی جو کہ اصطلاحی اور معنوی اعتبار سے وسیع ہو۔ یہودیت میں ملائکہ کی تعریف کے بارے میں بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہودی کبھی ملائکہ کو انسان سے ملاتے ہیں اور کبھی فساد نہ برپا کرنے والوں میں شامل کرتے ہیں کبھی رب تعالیٰ کے ارادے کو پورا کرنے والوں میں شامل کرتے ہیں کبھی ان کو پیدائش، قوت اور ارادے کے اعتبار سے انسان کے ساتھ ملایا ہے اور ملائکہ کو سمجھنے میں ان کے ہاں کوئی اور صورت واضح نہیں ہوئی۔

2.2۔ عیسائیت میں ملائکہ:

نصرانیت کے ہاں فرشتے ایسی ارواح ہیں جو جسم پر قادر ہیں اور اللہ کے ارادے کو نافذ کرنے والے ہیں۔ لیکن فرشتے عبادت کیے جانے کے مستحق نہیں ہیں اس لیے کہ وہ پیدا کیے گئے ہیں۔ فرشتے شادی نہیں کرتے اور انھیں مختلف انسانوں کے روپ میں دیکھا گیا ہے۔

ملائکہ کا مفہوم موسوعات نصرانیہ میں:

لفظ ''ملاک'' کو یونانی زبان میں اسے (Eggelos) کہتے ہیں۔ اس کے معنی قاصد کے ہیں۔ لفظ ''ملک'' ''کتاب المقدس'' میں تین سو (۳۰۰) مرتبہ آیا ہے تکوین سے رویا تک۔ لفظ 'ملاک'' کو عہد جدید میں یونانی زبان میں ''جلوس'' کہتے ہیں جس کے معنی قاصد کے ہیں۔

انجیل میں لکھا ہے:

''جب یوحنّا کے قاصد چلے گئے تو یسوع یوحنا کے حق میں لوگوں سے کہنے لگا کہ تم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ملتے ہوئے سرکنڈے کو۔''[22]

''کتاب مقدس'' کے اندر اس کا دوسرا لغوی معنی بھی بیان ہوا ہے:

''کلمہ ''ملاک'' اشارہ کرتا ہے ایسی ارواح کی طرف جو خادم ہیں اور بھیجے گئے ہیں خدمت کے لیے۔''(23)

متی میں لکھا ہے:

''جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔''(24)

بہر حال وہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے ایسی ارواح ہیں جو غیر مادی یعنی اجسام سے پاک ہیں۔ اور اگر وہ کہتے ہیں کہ ملائکہ ارواح ہیں اور ان کا جسم روحانی ہے تو پھر ان کو دیکھنے کی بھی قدرت نہیں کی جا سکتی۔

بہر حال یہ بشریت کے روپ میں عارضی جسم اختیار کر کے ظاہر ہوتے ہیں۔ تا کہ لوگوں کے لیے ان کو دیکھنا آسان ہو جائے اور ان سے خوف نہ کریں۔

عقیدہ نصرانیت میں فرشتوں پر ایمان لانے سے متعلق بہت تضاد پایا جاتا ہے۔ لفظ ''ملاک'' عربی، عبرانی، یونانی میں اسکا معنی قاصد کے ہیں۔ اور ''کتاب مقدس'' میں ہر اس چیز کے لیے مستعمل ہے جس سے اللہ مختلف مقاصد کے لیے خدمت طلب کرتے ہیں۔ جیسا عالم الملائکہ میں لکھا ہے کہ:

''ملائکہ اہم امور میں اللہ کے قاصد ہیں اور اللہ کے عوامر کو جہان کے اندر نافذ کرنا ہے''۔(25)

ان کی تعریف اس انداز سے کہ جاتی ہے کہ: یہ وہ روحانی کائنات ہے جسے اللہ نے جہان سے پہلے پیدا کیا ہے۔ یہ مخلوق دکھائی نہیں دیتی، یہ ایک جنس خاص ہیں ان کے اندر تناسل نہیں پایا جاتا اور ان کے ٹھہرنے کی جگہ غیر مادی ہے بلکہ وہ عقلی ہے۔ اور یہ وہ اجسام ہیں جو فساد یا موت کو قبول نہیں کرتے۔ وہ محدود کائنات میں ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک جو ایک مقام میں پایا جاتا ہے وہ دوسرے مقام میں نہیں پایا جاتا لیکن ایک مقام سے دوسرے مقام میں سہولت کے ساتھ منتقل ہو جاتے ہیں۔(26)

''کتاب مقدس'' کے اندر صراحت سے ملائکہ کے اجسام کے متعلق کچھ صراحت نہیں ہے۔ نصاریٰ کے اقوال ان کے بارے میں مختلف ہیں۔

متّی میں لکھا ہے:

''اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آ کر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی''(27)

بہر حال یہ وہ اجسام والے ہیں جو لوگوں کے ہاں عارضی جسم کے ساتھ ایک وقت تک ظاہر ہوتے ہیں۔اور یہ حقیقت نھیں ہے تاکہ جس کی طرف بھیجے گئے ہیں وہ انھیں دیکھ سکیں اور ان سے مانوس ہو جائیں اور ان سے نہ ڈریں۔فرشتے ایسی ارواح ہیں جن کو دیکھنے کا آنکھیں تصور بھی نھیں کر سکتیں۔مگر اس صورت میں جب بشر کے لبادہ میں آئیں۔ملائکہ اللہ کی مخلوق ہیں جو غائب ہیں ہمارے لیے ممکن نھیں کہ ہم ان کے بارے میں فیصلہ کر سکیں۔[28]

خلاصہ کلام یہ کہ عیسائیت کے ہاں ملائکہ کے تصور میں بہت اضطراحت پائی جاتی ہے۔عیسائیت میں ملائکہ کے بارے میں دو تصورات ملتے ہیں۔کچھ فرقے ملائکہ کو چند وجوہات کی بنا پر بشریت پر فضیلت دیتے ہیں اور کچھ فرقے بشریت کی فضیلت ملائکہ کرام پر رکھتے ہیں۔اسی طرح ملائکہ کے مفہوم کے بارے میں بھی اضطراحت ملتی ہے۔ان کے نزدیک ملائکہ اللہ تعالی کے قاصد ہیں جو اس کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور بعض مقامات پر کہا گیا ہے کہ ملائکہ پر ایمان لانا اس وجہ سے واجب ہے کہ وہ اللہ کے جز ہیں۔ان کا وجود اللہ کے نور سے بنا ہے۔ان کی طبیعت میں روحانیت اور نورانیت ہے شادی نہیں کرتے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض باتوں میں عیسائیت اور اسلام میں مماثلت پائی جاتی ہے اور بعض باتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔لہذا عیسائیت میں ملائکہ کرام کی ذات کی نفی نہیں کی جاتی لیکن ان کے مفہوم میں اضطراحت پائی جاتی ہے۔

3۔اسلام میں ملائکہ کا تصور از روئے قرآن وحدیث:

3.1۔فرشتوں پر ایمان لانا:

ملائکہ کے وجود کو تسلیم کرنا "ایمان بالملائکہ" کہلاتا ہے۔یہ ایمان کے چھ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔جیسے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے کہ:

﴿لَّيْسَ ٱلْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ ٱلْمَشْرِقِ وَٱلْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ ٱلْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلْكِتَٰبِ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ﴾.[٢٩]

(یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر)۔

اسی طرح ایک اور جگہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَـٰبِ ٱلَّذِى نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلْكِتَـٰبِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَـٰلًۢا بَعِيدًا ﴿١٣٦﴾﴾.(۳۰)

(اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ اور جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو بے شک وہ دور دراز کی گمراہی میں بھٹک گیا)۔

اسی طرح ہمیں حدیث مبارکہ ہے:

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه – فِي حَدِيْثِ جِبْرِيْلَ – عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم، قَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الإِيْمَانِ، قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ".(۳۱)

(عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ طویل حدیثِ جبرائیل میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: مجھے ایمان کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالی پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے)۔

معلوم ہوا کہ مذکورہ چھ چیزوں پر ایمان لانا دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا سبب ہے اور جو ان چھ کا انکار کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

3.2۔وجود ملائکہ

قرآن کریم سے بھی ملائکہ کا ثبوت ملتا ہے اور یہی قرآنی مضامین اصل اسلام کا عقیدہ ہے۔ قرآنی آیات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے موجود ہیں، وہ بھی جنات اور انسانوں کی طرح اللہ کی مخلوق ہیں اور مخصوص دنیاوی امور اور آسمانی امور پر مقرر ہیں۔ اللہ تعالی نے ان کو تخلیق کے اعتبار سے معصوم پیدا کیا ہے۔ انکو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ بعض لوگ ان کو اللہ کی شان کہتے ہیں اور کچھ لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے کئی مقامات پر ان باطل تصورات کی تردید کی ہے۔

مندرجہ ذیل آیات قرآنی سے ملائکہ کے وجود کا ثبوت ملتا ہے:

﴿بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾﴾.(۳۲)

(بلکہ فرشتے بندے ہیں عزت والے)۔

﴿وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ﴾.(٣٣)

(اور تمہارے رب کے لشکروں کو اسکے سوا کوئی نہیں جانت)۔

﴿يُسَبِّحُونَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝٢٠﴾.(٣٤)

(فرشتے رات دن اسکی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے)۔

3.3۔ تخلیقِ ملائکہ

مطالعہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق سے پہلے فرشتے موجود تھے۔ لیکن قرآن وحدیث سے اس بات کا تعین نھیں ہوتا کہ کتنا عرصہ پہلے پیدا کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالی نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے جیسے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتْ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ".(٣٥)

(عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنات کو آگ کے دہکتے شعلے سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس شے سے پیدا کیا گیا ہے، جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے تمھیں بیان فرمائی ہے)۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے ابتدائے آفرینش کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اسی لیے ان میں سے کوئی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا اور نہ اس کی عبادت سے روگردانی کرتا ہے۔ جب کہ جنات کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں اسی وجہ سے اکثر جنات میں شرارت، لغویات میں دل چسپی اور سرکشی پائی جاتی ہے۔

﴿ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ جَاعِلِ ٱلْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُوْلِيٓ أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ يَزِيدُ فِي ٱلْخَلْقِ مَا يَشَآءُ﴾.(٣٦)

(اللہ تعالیٰ ہی کیلئے تمام تعریفیں ہیں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا قاصد بنانے والا ہے۔ تخلیق میں وہ جو کچھ چاہتا ہے زیادتی کرتا ہے)۔

اللہ تعالی نے فرشتوں کو اچھی صورت میں بنایا ہے۔ جیسے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿عَلَّمَهُۥ شَدِيدُ ٱلْقُوَىٰ ۝٥ ذُو مِرَّةٍ فَٱسْتَوَىٰ ۝٦﴾.(٣٧)

(اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھلایا ہے۔ جو زور اور ہے تو وہ سیدھا کھڑا ہو گیا)۔

"ذُو مِرَّةٍ" کی تفسیر ابن عباس نے 'اچھے منظر والے' کی ہے۔ جبکہ قتادہ نے 'حسین وطویل خلق والا' کی ہے۔

3.4۔ملائکہ کے مساکن

قرآن وحدیث کے مطالعے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے آسمان پر رہتے ہیں رب تعالی کے حکم سے زمین پر آتے ہیں اور جو کام انکے ذمہ لگائے ہوئے، وہ کر کے واپس آسمان پر چلے جاتے ہے۔اللہ تعالی کاارشاد ہے:

﴿وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمۡرِ رَبِّكَۖ﴾.(٣٨)

(ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترتے)۔

اسی طرح ایک آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ آسمان میں ہیں،ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَكَادُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِن فَوۡقِهِنَّۚ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيَسۡتَغۡفِرُونَ لِمَن فِي ٱلۡأَرۡضِۗ﴾.(٣٩)

(قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ جائیں،اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں)۔

3.5ملائکہ کی تعداد

فرشتوں کی تعداد کے بارے میں کوئی فیصلہ کن بات نھیں ہے البتہ اتنا معلوم ہوتا ہے قرائن اور قرآن و حدیث سے کہ فرشتے تعداد میں جن وانس زیادہ ہیں۔اور حقیقی تعداد کو اللہ کے سوا کوئی نھیں جانتا جیسے ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَمَا يَعۡلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَۚ﴾.(٤٠)

(تیرے رب کے لشکروں کو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا)۔

اس آیت میں 'جنود' سے فرشتوں کا لشکر ہی مراد ہے۔

پھر احادیث مبارکہ سے بھی انکی تعداد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب اسراء کے وقت آپ ﷺ نے بیت المعمور کے متعلق دریافت کیا تھا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ بیت المعور ہے،روزانہ ستر ہزار فرشتے اللہ کی عبادت کیلئے اس میں داخل ہوتے ہیں جو ایک بار آجائے پھر قیامت تک اسکی باری نہیں آتی۔

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا".(٤١)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (قیامت کے) روز جہنم کو لایا جائے گا،اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی،ہر کام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

ان نصوص سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے تعداد میں بہت زیادہ ہیں۔اور ہمارا یہی اعتقاد ہے۔

4۔قرآن وحدیث میں مذکور ملائکہ:

قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ سے جن ملائکہ کا تذکرہ ملتا ہے وہ درج ذیل ہیں:

i. حضرت جبریل علیہ السلام کا نام جبریل دو مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔ سورۃ البقرۃ کی آیت میں ہے: ﴿قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ﴾ ... الآیہ

انکا نام روح بھی قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہیں "روح القدس" اور کہیں "الروح" آیت مبارک ہے: ﴿يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ﴾.

ii. حضرت میکائل کا نام بھی ایک مرتبہ آیا ہے: ﴿مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝٩٨﴾.

iii. رعد وہ فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہیں جو بادلوں کو ہانکتے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے کر جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اسکے متعلق انکا دو مرتبہ ذکر کیا ہے: ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ﴾.

iv. مالک، جہنم کے داروغہ کا نام ہے۔ قرآن میں انکا نام ایک مرتبہ آیا ہے۔: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ۝٧٧﴾.

v. ھاروت وماروت کا ذکر بھی آیات قرآنی سے ملتا ہے۔ سورہ بقرہ میں ان کا ذکر آیا ہے: ﴿وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ﴾.

vi. رقیب عتید: یہ دو فرشتے ہیں جو انسان کے نگہبان ہیں: ﴿مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝١٨﴾. فرشتوں کا یہ نام نہیں ہے بلکہ انکی صفات اور کام مراد ہے۔

5۔مدبرین ومقربین فرشتے:

وہ ملائکہ جن کے ذمے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کے کام لگائے ہوئے ہیں اور یہ چار ہیں:

(1) حضرت جبریل علیہ السلام: ان کے ذمہ پیغمبروں کی خدمت میں وحی لانا ہے۔

(2) حضرت میکائیل علیہ السلام: ان کے ذمہ بارش برسانے اور خدا کی مخلوق کو روزی پہنچانا ہے۔

(3) حضرت اسرافیل علیہ السلام: ان کے ذمہ قیامت کے دن صور پھونکنا ہے۔

(4) حضرت عزرائیل علیہ السلام: ان کے ذمہ روح قبض کرنے یعنی لوگوں کی جان نکالنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن أقرب الخلق من الله جبريل وميكائيل وإسرافيل".

(مخلوق میں اللہ سب سے زیادہ قریب جبریل، میکائیل، اسرافیل ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کے فاصلے پر ہیں جبرائیل اللہ کی دائیں طرف میکائیل بائیں طرف اور اسرافیل ان دونوں کے درمیان ہیں)۔

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ چار فرشتے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا اور ساری مخلوقات کے بعد موت دے گا اور ان کو سب سے پہلے زندہ فرمائے گا۔

یہ وہ فرشتے ہیں جو معاملات کے مدبر اور ان کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز کون سے فرشتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے علم نہیں ہے۔ پس آپ کے پاس جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل کون سی مخلوق اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہے؟ انھوں نے عرض کیا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے پھر اترآئے اور کہا جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت (زیادہ عظمت والے ہیں)، پس جبرائیل جنگوں اور رسولوں کے وزیر ہیں، میکائیل ہر گرنے والے بارش کے قطرے اور اگنے والے پتے کے نگران ہیں، ملک الموت دریاؤں اور خشکی میں رہنے والے اہر بندے کی روح کو قبض کرنے کے نگران ہیں اور اسرافیل خدا اور انکے مابین اللہ کے امین ہیں۔

حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب "ام الکتاب" میں موجود ہے۔ تین فرشتوں کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ اسکی نگرانی کریں پس حضرت جبرائیل کو کتاب سپرد کی گئی ہے وہ اسے رسولوں تک لے جائیں اور ان کو خدا کے عذاب کے معاملات بھی سپرد کئے گئے ہیں۔ جب اللہ تعالی کسی قوم کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہیں تو حضرت جبرائیل کو جنگ میں مدد پر مقرر کر دیتے ہیں۔ اور حفاظت، بارش اور زمین کے نباتات حضرت میکائیل کے سپر ہیں۔ ملک الموت کے سپرد ارواح قبض کرنا ہے، پس جب دنیا ختم ہو گی تو لوگوں کے اعمال ناموں کو جمع کیا جائے گا اور ام الکتاب کے ساتھ تقابل کیا جائے گا تو یہ مدبرین دنیا ان اعمال ناموں کو ام الکتاب کے موافق پائیں گے۔(42)

رعد کے متعلق: ﴿وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ﴾.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "الرعد" سے فرشتہ مراد اور اسکا نام رعد ہے اور جو اسکی آواز آتی ہے وہ اسکی تسبیح ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ:

"أقبلت هود إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا: اخبرنا ما هذا الرعد؟ قال: ملك من ملائكة الله موكل بالسحاب بيده مخراق من نار يزخر به السحاب لسوقه حيث أمره الله، قالوا: فيم هذا الصوت الذي يسمع؟ قال صوته، قالوا: صدقت".(۴۳)

صاحب جلالین اس آیت کے متعلق لکھتے ہیں:

الرعد: هو ملك موكل بالسحاب يسوقه متلبسا۔ 'بحمدہ' سے مراد ہے کہ وہ فرشتہ کہتا ہے سبحان اللہ وبحمدہ۔(44)

الدر المنثور میں ہے کہ:

"عن عبد الله بن عمر أنه سئل عن الرعد، فقال: ملك وكله الله بسياق السحاب، فإذا أراد الله أن يسوقه إلى بلدٍ أمره فساقه، فإذا تفرق عليه زجره بصوته حتى يجتمع كما يرد أحدكم ركابه، ثم تلا هذه الآية: ﴿وَيُسَبِّحُ ٱلرَّعْدُ بِحَمْدِهِۦ﴾.(۴۵)

6۔ملائکہ کی اقسام:

بعض مشائخ کرام علیہم الرحمہ نے فرمایا ملائکہ کی تین قسمیں ہیں:

"مهيمون في خلال الله تعالى تجلى لهم في اسمه الخليل، فهيمهم وأنتاهم عنهم فلا يعرفون نفوسهم ولا من هاموا فيه، وصنف مسخرون ورأسهم القلم الأعلى سلطان عالم التدوين والتسطير، وصنف أصحاب التدبير للأجسام كلها من جميع الأجناس كلها، وكلهم صافون في الخدمة ليس لهم شغل غير ما أمروا به وفيه لذتهم وراحتهم".(٤٦)

(۱) میمون: اللہ تعالیٰ ﷺ کے جلال میں مستغرق ہیں،اس لئے کہ اللہ تعالی نے ان پر تجلی جلال ڈال کر انہیں مستغرق وفنا فرمایا کہ انہیں نہ اپنی خبر ہے اور نہ انہیں یہ معلوم ہے کہ وہ کس کام میں ہیں۔

(۲) مسخرین: جن کے سر قلم اعلی پر ہیں (وہ قلم اعلی) جسے سلطان التدوین سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۳) اصحاب تدبیر: وہ جمیع اجناس کی جمیع تدابیر کے امور سرانجام دیتے ہیں اور وہ کل کے کل خدمت الہی کے لیے صف بستہ ہیں اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان کو کس وقت اور کسی کام کے لیے حکم ہوتا ہے اور انہیں اسی میں لذت وراحت محسوس ہوتی ہے۔

خلاصہ بحث:

اللہ رب العزت نے اس کائنات کے امور چلانے کے لیے ملائکہ کو پیدا کیا ہے۔ان میں سے بعض سردار ملائکہ ہیں اور ان کے تحت دیگر ملائکہ کاموں کو انجام دیتے ہیں۔ملائکہ کو ان کاموں کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ بارش والے،رزق والے، روح ڈالنے اور قبض کرنے والے، اعمال نامہ تیار کرنے والے، جنت اور جہنم کو سنبھالنے والے، انسانوں کی حفاظت کرنے والے، جزا اور سزا دینے والے ملائکہ۔ان پر ایمان لانا بھی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔اللہ تعالیٰ نے انکو نور سے تخلیق کیا ہے اور یہ نہ کھاتے پیتے ہیں اور نہ ہی انکی کوئی صورت وہیئت انسانوں کے مشابہ ہے۔یہ نہ تھکتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں بلکہ اللہ کے ہر حکم کو فوراً انجام دیتے ہیں بغیر کسی سوال وجواب کے اور نہ ہی اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی طرح یہود ونصاریٰ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا ہے،یعنی دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں بھی فرشتوں کا ذکر ملتا ہے۔عقل کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ، جن کو ہم نے بِنا دیکھے خالق کائنات تسلیم کیا ہے،اور انس وجن جنہیں اچھے کام کرنے اور برے کام سے رکنے کا مکلف بنایا گیا ہے، کے درمیان اللہ تعالیٰ کی ایک معصوم مخلوق موجود ہو جو اللہ کے پیغام کو بندوں تک اور بندوں کے اعمال کو اللہ تعالیٰ تک پہنچانے اور جزا کے دن کے لیے پوری زندگی کے ایک ایک لمحہ کے اعمال کو ریکارڈ کرنے اور دنیا کے نظام کو چلانے میں اللہ کے حکم کے مطابق اپنی ذمہ داریاں بحسن خوبی انجام دے حالانکہ ہمارا یہ ایمان وعقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز سے پوری طرح واقف ہے، اُسے فرشتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ دنیا کے ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں فرشتوں کا تصور موجود ہے۔صرف لامذہب لوگ ہی فرشتوں کے وجود کے منکر ہیں۔جن کے پاس سوائے اس کے کوئی دلیل نہیں ہے کہ ہم ان کو نہیں دیکھتے ہیں۔لیکن یہ ان کا کہنا غلط ہے،

جس کے رد کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دنیا میں بے شمار چیزیں نہ دیکھنے کے باوجود دنیااُن کو تسلیم کرتی ہے۔ مثلاً عقل دنیامیں کسی بھی شکل میں موجود نہیں ہے لیکن ساری دنیا تسلیم کرتی ہے۔

اسلام ایک کامل واکمل دین ہے اس میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق ھدایات بیان کی گئی ہیں۔اور ملائکہ جوامور سرانجام دیتے ہیں اس پر بھی اسلامی تعلیمات واضح ہیں، لہذاان کے وجوداور تخلیق، تعداداور تصرفات میں افراط و تفریط سے کام نھیں لینا چاہیئےاور انکے متعلق غلط عقائد بھی نہیں رکھنے چاہیے۔ ملائکہ اللہ کی نورانی مخلوق ہیں اور یہ اللہ ہی کے حکم سے تمام کام کرتے ہیں۔

<u>سفارشات:</u>

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق کی اورانسان کواپنانائب بناکر بھیجااوراس کو ہر چیز مہیا کی اور علم عطا کیا ہےاور جہاں بھی انسان رہتے ہیں وہ کسی نہ کسی دین ومذھب کوماننے والے ہوں ان میں سب سے اعلیٰ اور اکمل دین، دینِ اسلام ہی ہے۔اس مقالے میں تصور ملائکہ اور مقرب ملائکہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر انسان کے لیے اپنے مذہب کے متعلق آگاہی حاصل کرناضروری ہے۔

اسی سلسلے میں مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی جارہی ہیں:

۱۔ مذہب کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں پیداہونے والے ابہام کو دور کرنے کی کوشش کی جائے، خاص طورپر نو جوان نسل کو مذہب اسلام سے پوری طرح آگاہی اور سامی مذاہب کا فہم دیاجائے۔

۲۔ قرآن وسنت کی تعلیمات سے مکمل طورپر روشناس کرایاجائے اور قرآنی دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے سامی ادیان سے فرق واضح کیاجائے۔

۳۔ تصور ملائکہ *Metaphysics* کاموضوع ہے،اس کو سائنس ڈپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر تحقیق کی جانی چاہیے۔

۴۔ تصور ملائکہ کے میں جن لوگوں نے کام کیاہے یورپین اور برصغیر کے محققین کے نظریات واختلافات پر بھی تحقیق ہونی چاہیے۔

۵۔ ملائکہ کے متعلق عربی، عبرانی، سریانی زبانوں میں جو مواد ہے اسکواردو زبان میں منتقل کیا جانا چاہیے تاکہ معلومات کی فراہمی میں آسانی ہو۔

۶۔ غیر سامی ادیان میں بھی ملائکہ کا تصور پایاجاتاہے اسی پر بھی تحقیق ہونی چاہیے۔ جیسے ہندوازم، زرتشت ازم۔

(<u>References حوالہ جات</u>)

(1) محمد فیض احمد اویسی، مفتی، فرشتے ہی فرشتے، زاویہ پبلشرز، لاہور، 2011ء، ص:54۔
Muhammad Faiz Ahmad Owaisi, Mufti, Farishtey he Farishtey, (Lahore: Zaviyah Publishers, 2011), 54.

[2] بدرالدین عینی، محمود بن احمد، علامہ، عمدۃ القاری، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2001ء، ج:15، ص:169۔
Badruddin Aini, Mahmood Bin Ahmad, Allama, (Beirut: Dar-ul- Kutub-ul-Ilmiyyah, 2001), Vol.:15, 169.

[3] ابن منظور، ابوالفضل، جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ۱۴۰۵ھ۔
Ibn Manzoor, Abul Fadhal, Jamal-ud-Din Muhammad Bin Mukarram, Lisan ul Arab, (Beirut: Nashar Adab Al-houzah, 1405), 491.

[4] الانبیاء(21)،26۔

Al Anbiya, 21:26.

[5] بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ العصر، مکتبہ لدھیانوی، کراچی، 2018ء، ج:1، حدیث:555۔
Bukhari, Muhammad bin Ismail, Imam, Sahih Muslim, (Karachi: Maktaba Ludhyanvi, 2018), Vol.: 1, Hadith# 555.

[6] ابوالاعلیٰ مودودی، سید، تفسیر تفہیم القرآن، ترجمان القرآن، لاہور، ج:1، ص:62۔
Abul Ala Moudodi, Sayyed, Tafseer Tafheem ul Quan, (Lahore: Tarjman ul Quran), Vol.: 1, 62.

[7] فخرالدین الرازی، امام، التفسیر الکبیر، دارالحدیث، قاہرہ، 2012ء، ج:1، ص:485۔
Fakhruddin Razi, Imam, Tafseer Kabeer, (Cairo: Dar Al Hadith, 2012), Vol.: 1, 485.

[8] ابن تیمیہ، احمد بن تیمیہ، شیخ الاسلام، مجموعۃ الفتاوی، دارالوفاء، 2005ء، ج:4، ص:73۔
Ibn Taimiyah, Ahmad bin Taimiyah, Shaykh Islam, Majmoat ul Fatawah, (Dar Al Wafa, 2005), Vol.: 4, 73.

[9] امام جرجانی، علی بن محمد، علامہ، معجم التعریفات، دارالفضیلۃ، قاہرہ، ص:193۔
Imam Jurjani, Ali bin Muhammad, Allama, Mojam al Tarifaat, (Cairo: Dar al Fazilah), 193.

[10] شہاب الدین السید الالوسی، علامہ، تفسیر روح المعانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1994ء، ج:1، ص:220۔
Shahab ud Din Sayyed Al Alusi, Allama, Tafseer Roh al Ma'ani, (Beirut: Dar Al kutub Al Ilmiyah, 1994), Vol.:1, 220.

[11] *The Jewish Encyclopedia, prepared by more than four hundred scholars and specialists, Vol. 1, P.584.*

[12] سفر تکوین(24:7)۔

Genesis, 7:24.

[13] *The Jewish Encyclopedia, Vol. 1, P. 584.*

[14] *Ibid, P. 592.*

[15] *David Noel Freedom, Anchor Bible Dictionary, Vol. 1, P. 284.*

[16] *The Jewish Encyclopedia, Vol. 2, P. 968.*

[17] سفرالمزامیر(17:68)۔

Psalms, 68:17.

[18] سفر دانیال(10:7)۔

Daniel, 7:10.

[19] سفر اخنوع(8)۔

Enoch, 8.

(20) پطرس عبد تاملک، القاموس الکتاب، الثقافۃ القاھرہ، 1991، ص:245۔

Peter, Al Qamoos Al kitab, (Cairo: As Siqafah, 1991), 245.

(21) المسیری، عبد الوھاب، موسوعۃ الیھود والیھودیۃ والصیھونیۃ، دار الشروق، قاہرہ، 2003ء، ج:2، ص:304۔

Abdul Wahab Al Messiri, Encyclopedia of Jews, Judaism and Zionist, (Cairo: Dar al Sharoq, 2003), Vol.: 2, 304.

(22) لوقا(7)،24۔

Luke, 7:24.

(23) پطرس عبد تاملک، القاموس الکتاب، المقدس، ص:921۔

Peter, Al Qamoos Al kitab, (Cairo: As Siqafah, 1991), 921.

(24) متی(31)،25۔

Mathew, 31:25.

(25) مورس تاؤر ضاروس، ڈاکٹر، عالم الملائکہ، ص:5-7۔

Mouras Tao Raza Ros, Dr, Alam Almalaikah, P. 5-7.

(26) الامام الکسندرا، الملائکہ فی حیاتنا، ص:13۔

Al Imam Alexandra, Almalaikah Fi Hayatena, P. 13.

(27) متی(38)،2-3۔

Mathew, 38:2-3.

(28) تاؤر ضاروس، عالم الملائکہ، ص:18۔

Mouras Tao Raza Ros, Dr, Alam Almalaikah, P. 18.

(29) البقرہ(2)،177۔

Al Baqarah, 2:177.

(30) النساء(4)،136۔

Al Nisa, 4:136.

(31) مسلم، مسلم بن الحجاج، امام، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بَيَانِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَوُجُوبِ الْإِيمَانِ، مکتبہ لدھیانوی، کراچی، 2018ء، ج:1، حدیث:93۔

Muslim, Muslim Bin Al-Hajjaj, Imam, Sahih Muslim, Kitab ul Iman, (Karachi: Maktaba Ludhyanvi, 2018), Vol.:1, Hadith# 93.

(32) الانبیاء(21)،46۔

Al Anbiya, 21:46.

(33) المدثر(74)،31۔

Al Muddathir, 74:31.

(34) الانبیاء(21)،20۔

Al Anbiya, 21:20.

(35) مسلم، مسلم بن الحجاج، امام، صحیح مسلم، كِتَابُ الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، بَابٌ فِي أَحَادِيثَ مُتَفَرِّقَةٍ، ج:2، حدیث:2996۔

Muslim, Muslim Bin Al Hajjaj, Sahih Muslim, Kitab Al Zuhd, (Karachi: Maktaba Ludhyanvi, 2018), Vol.: 2, Hadith# 2996.

(36) فاطر(35)،1۔

Fatir, 35:1.

(37) النجم(53)،5-6۔

Al Najam, 53:5-6.

(38) مریم(19)،64۔

Maryam, 19:64.

(39) الشوریٰ(42)،5۔

Al Shura, 42:5.

(40) المدثر(74)،31۔

Al Muddathir, 74:31.

(41) صحیح مسلم : کتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَأَهْلِهَا،ب جَهَنَّمَ أَعَاذَنَا اللهُ مِنْهَا،ج:2،حدیث:2842۔

Sahih Muslim, Vol.: 2, Hadith # 2842.

(42) عبداللہ بن محمد اصبہانی،ابوالشیخ،کتاب العظمۃ،دار العاصمہ،ریاض،ج:3،ص:973،حدیث:496۔

Abdullah Bin Muhammad Asbahani, Abu Shaykh, Kitab ul Muazzamah, (Riyadh: Dar al Asimah), Vol.: 3, Hadith # 496.

(43) احمد بن حنبل،امام،مسند احمد،مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا،موسسۃ الرسالہ،بیروت،1995ء،ج:4،حدیث:2483۔

Ahmad Bin Hanbal, Imam, Musnad Ahmad, (Beirut: Mosaset Al Risalah, 1995), Vol.:4, Hadith # 2483.

(44) جلال الدین،محمد بن احمد المحلی،تفسیر الجلالین،مکتبہ بشریٰ،کراچی،2010ء،ج:2،ص:153۔

Jalal ud Din, Muhammad Bin Ahmad Al Muhalla, Tafseer Al Jalalain, (Karachi: Maktaba Bushra, 2010), Vol.: 2, 153.

(45) جلال الدین سیوطی،امام،تفسیر در منثور،مرکز ہجر للبحوث،مصر،ج:8،ص:401-402۔

Jalal ud Din Suyuti, Imam, Tafseer e Durr e Mansoor, (Egypt: Markaz Hajar lel bohus), Vol.: 8, 401-402.

(46) محمد فیض احمد اویسی،مفتی،فرشتے ہی فرشتے،ص:65۔

Muhammad Faiz Ahmad Owaisi, Mufti, Farishtey he Farishtey, P. 65.